

ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL

Available Online: <https://assajournal.com>

Vol. 05 No. 01. January-March 2026. Page# 4969-4975

Print ISSN: [3006-2497](https://doi.org/10.5281/zenodo.21787022) Online ISSN: [3006-2500](https://doi.org/10.5281/zenodo.21787022)Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](https://doi.org/10.5281/zenodo.21787022)<https://doi.org/10.5281/zenodo.21787022>

Contemporary Interpretations of Islamic Banking: A Comparative and Critical Study of the Thought of Mufti Muhammad Taqi Usmani and Hafiz Abdul Salam Bhutvi

اسلامی بینکاری کی معاصر تعبیرات: محمد تقی عثمانی اور عبد السلام بھٹوی کے افکار کا تقابلی و تنقیدی مطالعہ

Hafiz Abdul Hameed

M.Phil Scholar Riphah International University Faisalabad

hafizabdulhameed9@gmail.com

Sadheer Khan (Mufti Muhammad Hassan)

Phd Scholar, International Islamic University Malaysia

mh417884@gmail.com

Abstract

This research article presents a comparative and critical study of the views of two prominent scholarly figures of the Indian subcontinent regarding contemporary Islamic banking: Mufti Muhammad Taqi Usmani and Hafiz Abdul Salam Bhutvi. In the modern era, the rapid expansion of the Islamic financial system has generated numerous juristic and economic debates. The primary objective of this study is to investigate whether contemporary Islamic banking is merely a collection of formal legal stratagems (form) or whether it is genuinely aligned with the objectives of Islamic law (maqasid al-shariah) in substance. For this purpose, a qualitative and analytical research methodology has been adopted, and the primary sources of both scholars have been examined directly. The findings of the study reveal that Mufti Muhammad Taqi Usmani's methodology is based on the concepts of a "transitional period" and "juristic flexibility," according to which he considers the use of murabahah, ijarah, and the Karachi Interbank Offered Rate (KIBOR) permissible under conditions of necessity. In contrast, Hafiz Abdul Salam Bhutvi, relying on the principles of sadd al-dharai (blocking the means to prohibited ends) and maqasid al-shariah, offers a strong critique of these practices. In particular, he regards late payment penalties directed to charity (charity on default) and binding promises as mechanisms that effectively produce interest-based outcomes and thus constitute legal devices to circumvent the prohibition of riba. The article concludes with the recommendation that, in order to restore the true spirit of Islamic banking, a practical transition is essential from debt-based financing toward partnership-based contracts (musharakah and mudarabah), along with the development and adoption of an independent Islamic benchmark.

Keywords: Islamic Banking, Maqasid al-Shariah, Deferred Murabahah, Mufti Muhammad Taqi Usmani, Hafiz Abdul Salam Bhutvi, KIBOR, Legal Stratagems (Hiyal Shariyyah).

یہ تحقیقی آرٹیکل مروجہ اسلامی بینکاری کے حوالے سے برصغیر کی دو نمایاں علمی شخصیات جسٹس (ر) مفتی محمد تقی عثمانی اور حافظ عبد السلام بھٹوی رحمہ اللہ کے افکار کا تقابلی و تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ موجودہ دور میں اسلامی مالیاتی نظام کے تیزی سے پھیلاؤ نے کئی فقہی اور معاشی مباحث کو جنم دیا ہے۔ اس مطالعے کا بنیادی مقصد یہ کھوجنا ہے کہ آیا مروجہ اسلامی بینکاری محض ظاہری قانونی حیلوں (Form) کا مجموعہ ہے یا یہ حقیقتاً مقاصدِ شریعہ (Substance) سے ہم آہنگ ہے۔ تحقیق کے لیے کوالیٹیو (Qualitative) اور تجزیاتی طریقہ کار اپنایا گیا ہے اور دونوں شخصیات کے بنیادی مصادر کا براہ راست مطالعہ کیا گیا ہے۔ تحقیق کے نتائج سے واضح ہوتا ہے کہ مفتی

محمد تقی عثمانی کا منہج "عبوری دور" (Transitional Period) اور "فقہی گنجائش" پر مبنی ہے جہاں وہ مراہمہ، اجارہ اور کابور (KIBOR) کے استعمال کو ضرورت کے تحت جائز قرار دیتے ہیں۔ اس کے برعکس حافظ عبدالسلام بھٹوی "سبذرائع" اور "مقاصد شریعہ" کی بنیاد پر ان طریقوں پر کڑی تنقید کرتے ہیں خاص طور پر تاخیر پر جرمانے (Charity on default) اور مشروط وعدوں کو وہ خالصتاً سودی نتائج کا حامل اور ربا کا حیلہ قرار دیتے ہیں۔ مقالہ اس سفارش پر اختتام پذیر ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری کی حقیقی روح کو بحال کرنے کے لیے قرض پر مبنی تمویل (Debt-based financing) سے نکل کر شرعی عقود (مشارکہ و مضاربہ) اور آزاد اسلامی بینکارک کی طرف عملی منتقلی ناگزیر ہے۔

کلیدی الفاظ: اسلامی بینکاری، مقاصد شریعہ، مراہمہ مؤجلہ، تقی عثمانی، عبدالسلام بھٹوی، کابور (KIBOR)، حیلہ شریعہ۔

1- تعارف (Introduction)

بیسویں صدی کے وسط میں جب مسلم دنیا نو آبادیاتی تسلط سے آزاد ہوئی تو زندگی کے دیگر شعبوں کے ساتھ ساتھ معاشی میدان میں بھی اسلامی تشخص کی بحالی کی تحریکیں پروان چڑھیں۔ جدید سرمایہ دارانہ نظام جس کی بنیاد سود (Riba) پر قائم ہے اسلامی تعلیمات سے براہ راست متصادم تھا۔ اس کے متبادل کے طور پر "اسلامی بینکاری" کا تصور پیش کیا گیا جس نے 1970 کی دہائی میں باقاعدہ عملی شکل اختیار کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ اسلامی بینکاری کی صنعت نے عالمی سطح پر تیزی سے ترقی کی اور آج یہ ایک ٹریلین ڈالر کی انڈسٹری بن چکی ہے¹ تاہم اس عملی نفاذ کے دوران فقہی تطبیق (Jurisprudential Application) کے حوالے سے علمائے امت کے درمیان شدید فکری اور علمی اختلافات نے جنم لیا۔

برصغیر پاک و ہند میں اس بحث کے دو نمایاں ترین نمائندے جسٹس (ر) مفتی محمد تقی عثمانی اور ممتاز عالم دین حافظ عبدالسلام بھٹوی رحمہ اللہ ہیں۔ مفتی تقی عثمانی کو موجودہ اسلامی بینکاری کے معمروں میں شمار کیا جاتا ہے جو عصری تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کلاسیکی فقہی عقود (جیسے مراہمہ، اجارہ، اور مشارکہ) کو جدید مالیاتی اداروں کے لیے قابل عمل بنانے کے حامی ہیں۔ اس کے برعکس حافظ عبدالسلام بھٹوی نے مروجہ اسلامی بینکاری پر کڑی تنقید کی ہے اور اسے محض نام کی تبدیلی اور شرعی حیلوں کا مجموعہ قرار دیا ہے جو سرمایہ دارانہ نظام کے سودی مقاصد ہی کو پورا کرتا ہے۔

1.1 مسئلہ تحقیق (Statement of the Problem)

مروجہ اسلامی بینکاری نظام اپنی شکل بندی (Form) میں تو شرعی عقود کا استعمال کرتا ہے لیکن معاشی نتائج اور مقاصد (Substance/Maqasid) کے اعتبار سے اکثر روایتی بینکاری کے قریب تر نظر آتا ہے۔ اس صورتحال نے عوام اور علمی حلقوں میں شدید ابہام پیدا کر دیا ہے۔ ایک طرف وہ طبقہ ہے جو مفتی تقی عثمانی کی آراء کی روشنی میں اسے موجودہ دور کی مجبوری اور سود سے بچنے کا بہترین عبوری راستہ سمجھتا ہے اور دوسری طرف حافظ عبدالسلام بھٹوی کی فکر سے متاثر وہ طبقہ ہے جو اسے شریعت کے ساتھ کھلواڑ سمجھتا ہے۔ لہذا علمی سطح پر یہ مسئلہ تاحال تشنہ طلب ہے کہ ان دونوں جلیل القدر شخصیات کے استدلال کا خالصتاً فقہی، معاشی اور مقاصد شریعہ کی روشنی میں غیر جانبدارانہ تقابل کیا جائے۔

1.2 سوالات تحقیق (Research Questions)

یہ آرٹیکل درج ذیل بنیادی سوالات کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا

1. مفتی محمد تقی عثمانی اور حافظ عبدالسلام بھٹوی کے افکار میں اسلامی بینکاری کے بنیادی عقود (خاص طور پر مراہمہ اور اجارہ) کی تعبیر اور اطلاق میں کیا واضح فقہی اختلافات پائے جاتے ہیں؟

2. مروجہ اسلامی بینکاری میں استعمال ہونے والے "حیلوں" پر حافظ عبدالسلام بھٹوی کی تنقید کس حد تک مقاصد شریعہ پر استوار ہے اور مفتی تقی عثمانی ان کا دفاع کن فقہی اصولوں کی بنیاد پر کرتے ہیں؟

3. ان دونوں آراء کے تقابلی اور تنقیدی جائزے سے موجودہ اسلامی مالیاتی نظام کی اصلاح کے لیے کیا مستقبل کا لائحہ عمل مرتب کیا جاسکتا ہے؟

1.3 مقاصد تحقیق (Research Objectives)

¹ Ayub, Muhammad. Islamic Banking and Finance: Theory and Practice. Karachi: State Bank of Pakistan, 2002.

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں

1. مفتی محمد تقی عثمانی کی معاشی تعبیرات اور ان کے شرعی استدلال کا گہرا تجزیہ کرنا۔
2. حافظ عبد السلام بھٹوی کے مروجہ اسلامی بینکاری پر کیے گئے اعتراضات کا جائزہ لے کر ان کی علمی بنیادوں کو واضح کرنا۔
3. دونوں مکاتب فکر کے دلائل کا تقابلی (Comparative Analysis) کر کے ایک غیر جانبدارانہ اور تحقیقی نتیجہ اخذ کرنا تاکہ اسلامی مالیاتی نظام میں موجود خامیوں کی اصلاح کے راستے تلاش کیے جاسکیں۔

1.4 اہمیت و افادیت (Significance of the Study)

یہ تحقیق اس لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہ محض فقہی نکتہ چینی کے بجائے دو بڑے اور معتبر مکاتب فکر کے مابین مکالمے (Dialogue) کی صورت میں پیدا کرتی ہے۔ سکولس لیول کی اکیڈمیا (Academia) میں عموماً اسلامی معاشیات پر بحث انگریزی مصنفین کے تناظر میں ہوتی ہے لیکن مقامی علماء کے حقیقی اور زمینی اختلافات پر اس معیار کا کام کم ہے۔ یہ مقالہ نہ صرف محققین اور طلباء کے لیے رہنمائی کا باعث بنے گا بلکہ اسلامی بینکوں کے پالیسی سازوں اور شریعہ بورڈز کو بھی اپنے نظام کے تنقیدی جائزے کا موقع فراہم کرے گا۔

2- طریقہ کار اور سابقہ لٹریچر کا جائزہ (Methodology & Literature Review)

2.1 طریقہ تحقیق (Research Methodology)

اس تحقیقی آرٹیکل میں بنیادی طور پر کوالیٹیو (Qualitative)، تجزیاتی (Analytical) اور تقابلی (Comparative) طریقہ تحقیق اپنایا گیا ہے۔ مواد کے حصول کے لیے بنیادی اور ثانوی (Primary and Secondary) دونوں طرح کے مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ بنیادی مصادر میں جسٹس (ر) مفتی محمد تقی عثمانی کی تصنیفات (بالخصوص اسلام اور جدید معاشی مسائل، غیر سودی بینکاری، اور فقہی مقالات) اور حافظ عبد السلام بھٹوی رحمہ اللہ کے فتاویٰ، مقالات اور 'محدث' میگزین میں شائع ہونے والے ان کے تائیدی و تنقیدی مضامین شامل ہیں۔ ثانوی مصادر میں اسلامی معاشیات پر لکھی گئی عربی، اردو اور انگریزی کتب مستند تحقیقی مجلات کے آرٹیکلز اور مختلف مکاتب فکر کے شریعہ بورڈز کی رپورٹس کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ دونوں شخصیات کے استدلال کو شریعت کے مقاصد (Maqasid al-Shariah) اور اصول فقہ کی روشنی میں پرکھا گیا ہے تاکہ ایک غیر جانبدارانہ نتیجہ اخذ کیا جاسکے۔

2.2 سابقہ تحقیق کا جائزہ (Literature Review)

اسلامی بینکاری کے موضوع پر عالمی اور مقامی سطح پر وسیع لٹریچر موجود ہے تاہم اسے عموماً دو بڑے دھاروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ایک وہ جو مروجہ نظام کی مکمل تائید یا جزوی اصلاح کا حامی ہے اور دوسرا وہ جو اسے سرے سے غیر اسلامی قرار دیتا ہے۔ مفتی محمد تقی عثمانی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "An Introduction to Islamic Finance" میں عصری مالیاتی اداروں کے خدوخال واضح کیے ہیں² مفتی صاحب کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ اگرچہ موجودہ اسلامی بینک صد فیصد مثالی نہیں ہیں لیکن سرمایہ دارانہ نظام کے غلبے کے اس دور میں وہ "عبوری دور" (Transitional Period) کے اصولوں کے تحت شرعی عقود (جیسے مرابحہ، اجارہ اور مشارکہ) کو استعمال کر کے سود سے بچنے کا قابل عمل متبادل فراہم کرتے ہیں۔ ان کے ہاں حیلہ شریعہ کی وہ صورتیں جو مقاصد شریعہ کو مجروح نہ کریں ضرورت کے تحت قابل قبول ہیں³ دوسری جانب مروجہ اسلامی بینکاری پر کڑی تنقید کا لٹریچر بھی تو اتار سے سامنے آیا ہے۔ اس حوالے سے ماہنامہ محدث لاہور اور دیگر علمی مجلات میں شائع ہونے والے مقالات نمایاں اہمیت رکھتے ہیں⁴ رفیق احمد بالا کوٹی اور حافظ عبد السلام بھٹوی سمیت دیگر علمائے اہلحدیث نے خالصتاً نصوص (قرآن و سنت) اور مقاصد شریعہ کی روشنی میں اس نظام کا جائزہ لیا ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق مروجہ اسلامی بینکاری محض کاغذی کارروائی کا نام ہے جس میں 'کابور' (KIBOR) کو بینچ مارک کے طور پر استعمال کر کے سودی نظام ہی کے ثمرات حاصل کیے جاتے ہیں۔ بالخصوص مرابحہ مؤجلہ (Deferred Payment Sale) میں جس طرح پیشگی وعدوں (Binding)

² Usmani, Muhammad Taqi. An Introduction to Islamic Finance. Karachi: Maktaba Ma'ariful Quran, 2004.

³ عثمانی، محمد تقی، غیر سودی بینکاری، متعلقہ فقہی مسائل کی تحقیق اور عملی طریق کار کی تفصیل کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2010

⁴ بالا کوٹی، رفیق احمد "مروجہ اسلامی بینکاری اور جمہور علماء کا موقف" ماہنامہ محدث، لاہور (اپریل 40-35: 2009)

Promises اور جرمانے (Charity on default) کو لازم کیا جاتا ہے یہ تنقیدی نقطہ نظر سے یہ بیع عینہ اور ربا الفضل کے دائرے میں آتا ہے⁵ مزید برآں سلیمان احمد شیخ (Salman Ahmed Shaikh) جیسی معاصر اکیڈمک شخصیات نے بھی پاکستان میں اسلامی بینکاری کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ انڈسٹری تاحال قرض پر مبنی مالیاتی طریقوں (Debt-based financing modes) پر انحصار کر رہی ہے جو معاشی عدم مساوات کو کم کرنے میں ناکام رہے ہیں⁶

تحقیقی خلا: (Research Gap)

اگرچہ انفرادی طور پر مفتی تقی عثمانی کے افکار کی تشریح اور مروجہ بینکاری پر تنقید کے حوالے سے بے شمار مقالات موجود ہیں لیکن برصغیر کے ان دو ممتاز اور نمائندہ سکالرز کے فقہی اصولوں کا براہ راست اور غیر جانبدارانہ تقابلی مطالعہ تاحال تشنہ طلب ہے۔ یہ مقالہ اسی تحقیقی خلا کو پُر کرنے کی ایک علمی کوشش ہے۔

3- مروجہ اسلامی بینکاری: مفتی محمد تقی عثمانی کا فقہی استدلال

مفتی محمد تقی عثمانی عصر حاضر میں اسلامی بینکاری کے بڑے مویدین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک موجودہ عالمی مالیاتی نظام میں یکدم شراکتی عقود (مشارکہ و مضاربہ) کا نفاذ عملی طور پر ممکن نہیں اس لیے "عبوری دور" کی ضرورت کے پیش نظر دیگر شرعی عقود کو تمویل (Financing) کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

3.1 بیع مراحہ مؤجلہ (Deferred Payment Murabaha)

مفتی صاحب واضح کرتے ہیں کہ مراحہ اصلاً تمویل (Financing) کا طریقہ نہیں بلکہ خرید و فروخت (Sale) کی ایک قسم ہے تاہم مجبوری کے تحت اسے بینکاری میں اپنایا گیا ہے⁷ ان کے استدلال کے مطابق جب بینک کلائنٹ کے مطالبے پر کوئی چیز خریدتا ہے اور اسے متعین نفع کے ساتھ ادھار پر فروخت کرتا ہے تو شرعی حدود میں یہ جائز ہے۔ اس عمل میں کلائنٹ سے لیا جانے والا "وعدہ بیع (Promise to purchase)" فقہ مالکی کے اصولوں کے تحت لازم (Binding) قرار دیا گیا ہے تاکہ بینک کو ممکنہ خسارے سے بچایا جاسکے۔

3.2 اجارہ منہتیہ بتملیک (Ijarah Muntahia Bittamleek)

گاڑیوں یا مکان کی تمویل کے لیے مفتی صاحب اجارہ (Leasing) کے جدید استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس عقد میں اثاثے کی ملکیت اور اس سے جڑے بنیادی خطرات (Risks) بینک کے پاس رہتے ہیں۔ مدت ختم ہونے پر ایک بالکل الگ عقد (Separate Contract) کے ذریعے اثاثہ کلائنٹ کو ہبہ (Gift) یا فروخت کر دیا جاتا ہے۔ ان عقود کو الگ الگ رکھنے کی وجہ سے یہ شرعی اصول "ایک بیع میں دو بیع" کی ممانعت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

3.3 کابور (KIBOR) کا بطور بیع مارک استعمال

اسلامی بینکوں کی جانب سے منافع کی شرح کے تعین کے لیے روایتی سودی بیع مارک (KIBOR) کے استعمال پر شدید تنقید کی جاتی ہے۔ مفتی صاحب اس کا دفاع کرتے ہوئے استدلال کرتے ہیں کہ کابور محض نفع طے کرنے کا ایک بیانیہ (Indicator) ہے۔ ان کی مشہور مثال کے مطابق: اگر ایک حلال شے (جیسے حلال گوشت) کی قیمت کسی حرام شے کے بازار کے بھاؤ کے برابر مقرر کر دی جائے تو محض قیمت کی یکسانیت سے وہ حلال شے حرام نہیں ہو جاتی بشرطیکہ عقد بیع کے تمام شرعی ارکان پورے کیے گئے ہوں⁸

4- مروجہ اسلامی بینکاری: حافظ عبدالسلام بھٹوی کی تنقیدی آراء

حافظ عبدالسلام بھٹوی کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ اسلامی مالیاتی نظام کو محض ظاہری کاغذی کارروائی (Form) تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کے معاشی نتائج (Substance) بھی سود سے پاک ہونے چاہئیں۔

⁵ بھٹوی، عبدالسلام۔ اسلامی معیشت اور جدید بینکاری کے مسائل۔ لاہور: دارالاندلس، 2015

⁶ Shaikh, Salman Ahmed. "Islamic Banking in Pakistan: A Critical Analysis." Munich Personal RePEc Archive, MPRA Paper No. 42497 (July 2012): 1-21

⁷ قدامہ، عبداللہ بن احمد بن محمد (علامہ)، المغنی، جلد 6، ریاض: دارعالم الکتب، (ب-ت)

⁸ عثمانی، محمد تقی، اسلام اور جدید معاشی مسائل (جلد اول و دوم)، لاہور: ادارہ اسلامیات، 1442ھ

4.1 مراحہ مؤجلہ اور تاخیر پر جرمانہ (Charity on Default)

حافظ بھٹوی کے نزدیک مروجہ مراحہ میں خریدار سے لیا جانے والا لازمی وعدہ اسے حقیقت میں تمویل کا ایک حیلہ بنا دیتا ہے۔ سب سے کڑی تنقید وہ ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں عائد کیے جانے والے جرمانے پر کرتے ہیں۔ ان کے استدلال کے مطابق قرض کی واپسی میں تاخیر پر کسی بھی قسم کا اضافی مطالبہ (چاہے بینک اسے فلاحی مقاصد کے لیے ہی کیوں نہ استعمال کرے) صریحاً "ربا الجالبیہ" (سود) کی تعریف میں آتا ہے جس کی بنیاد "إما أن تقضي وإما أن تربى" (یا قرض ادا کرو یا اضافہ کرو) پر تھی۔

4.2 اجارہ منتہیہ بتملیک میں دو عقود کا انضمام

مروجہ اجارہ کے بارے میں ان کا موقف ہے کہ یہ حدیث میں ممانعت کردہ "سعتین فی بیع" (ایک عقد میں دو عقود) کی خلاف ورزی ہے۔ چونکہ بینک گاڑی یا مکان اصلاً اسی ارادے سے کرائے پر دیتا ہے کہ آخر میں وہ اسے کلائنٹ کے نام کر دے گا لہذا یہ دو الگ عقود نہیں رہتے بلکہ ایک ہی مشروط عقد بن جاتا ہے جس میں کرائے کی قسط میں اثاثے کی قیمت بھی شامل ہوتی ہے۔

4.3 KIBOR اور سرمایہ دارانہ نظام کی تقلید

مفتی تقی عثمانی کی پیش کردہ حلال گوشت کی مثال کو حافظ بھٹوی اور دیگر ناقدین اس بنیاد پر مسترد کرتے ہیں کہ روپیہ (Money) کوئی عام شے (Commodity) نہیں ہے جس کی قیمت فروخت اس طرح مقرر کی جائے۔ رقم پر نفع کا تعین جب سودی بیع مارک (KIBOR) سے منسلک کر دیا جائے تو اس کے معاشی اثرات بالکل وہی مرتب ہوتے ہیں جو روایتی سودی بینکنگ کے ہیں جس سے دولت کی منصفانہ تقسیم کا اسلامی مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

5- تقابلی و تجزیاتی مطالعہ: فقہی قواعد کی روشنی میں

مفتی محمد تقی عثمانی اور حافظ عبدالسلام بھٹوی کے مابین اختلاف محض فروعی نہیں بلکہ اصولی فقہ کے اطلاق اور معاشی ترجیحات کا بنیادی اختلاف ہے۔ اس تقابلی کو دو اہم زاویوں سے سمجھا جاسکتا ہے

5.1 حیلہ شرعیہ بمقابلہ سد الذرائع (Legal Stratagems vs. Blocking the Means)

- مفتی تقی عثمانی کا استدلال: مفتی صاحب جائز حیلہ 'جسے وہ 'مخارج' قرار دیتے ہیں) کو ایک ایسے قانونی راستے کے طور پر دیکھتے ہیں جو انسان کو حرام سے بچا کر حلال کی طرف لے جاتا ہے۔ ان کے نزدیک عبوری دور میں عالمی سودی نظام سے بچنے کے لیے ایسے حیلے (جیسے وعدہ بیع کو لازم قرار دینا) شرعاً مباح اور وقت کی ضرورت ہیں۔
- حافظ عبدالسلام بھٹوی کا استدلال: اس کے برعکس، حافظ بھٹوی 'سد الذرائع' (برائی کے راستے بند کرنے) کے اصول پر زور دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک مروجہ بینکاری کے حیلے بالواسطہ طور پر سودی مقاصد ہی کی تکمیل کرتے ہیں۔ لہذا جو حیلہ (مثلاً تاخیر پر جرمانہ) ربا کے نتائج پیدا کرے سد الذرائع کے تحت اس کا راستہ سختی سے بند کیا جانا چاہیے۔

5.2 شکلیہندی بمقابلہ مقاصد (Form vs. Substance)

- قانونی جواز: (Form) مفتی تقی عثمانی عقود کی شکلیہندی اور ان کی قانونی شرائط (ارکان و شرائط بیع) پوری ہونے پر زور دیتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ اگر ایک عقد کے قانونی تقاضے پورے ہوں تو محض روایتی سودی بینکاری سے اس کے معاشی نتائج کی مشابہت اسے حرام نہیں کر دیتی۔
- معاشی حقیقت: (Substance) حافظ بھٹوی مقاصد شریعہ اور معاہدے کی روح پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ان کی تنقید کا مرکز یہ ہے کہ اگر مراحہ یا اجارہ کا حتمی معاشی نتیجہ (Economic Impact) اور خطرات (Risks) بالکل سودی قرض جیسے ہی ہیں تو محض کاغذی کارروائی اور الفاظ کی تبدیلی اسے اسلامی نہیں بنا سکتی۔

6- نتائج اور سفارشات (Conclusion and Recommendations)

6.1 نتائج تحقیق (Research Findings)

اس مطالعے کے نتیجے میں درج ذیل اہم علمی نکات سامنے آئے ہیں

1. منہج کا فرق: مفتی محمد تقی عثمانی کا نقطہ نظر "فقہی سہولت" اور "تدریجی نفاذ" (Gradualism) پر مبنی ہے جس کا مقصد سودی نظام کے غلبے میں مسلمانوں کو ایک ممکنہ متبادل فراہم کرنا ہے۔ اس کے برعکس حافظ عبدالسلام بھٹوی کا منہج "اصولی طہارت" اور "سد ذرائع" پر قائم ہے جہاں وہ کسی بھی ایسی صورت کو قبول کرنے سے گریز کرتے ہیں جو حقیقت میں سودی نتائج پیدا کرے۔

2. شکل بمقابلہ حقیقت: مروجہ اسلامی بینکاری قانونی دستاویزات (Form) کی حد تک تو شرعی تقاضوں کو پورا کرتی ہے لیکن معاشی حقیقت (Substance) کے

اعتبار سے یہ اب بھی روایتی بینکاری کے بیٹھ مارکس (جیسے KIBOR) اور قرض پر مبنی عقود (Murabaha) پر انحصار کر رہی ہے۔

3. حیلوں کا استعمال: تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ مراہمہ میں "لازمی وعدہ" اور تاخیر پر "جرمانہ" (Charity) "جیسے حیلے وہ بنیادی نکات ہیں جہاں دونوں مفکرین کے درمیان شدید علمی خلیج موجود ہے۔ مفتی صاحب اسے نظام کو چلانے کی ضرورت قرار دیتے ہیں جبکہ حافظ بھٹوی اسے ربا (سود) کے چور دروازے سمجھتے ہیں۔

پہلو	مفتی محمد تقی عثمانی	حافظ عبدالسلام بھٹوی
بنیادی اصول	ضرورت اور فقہی گنجائش	سد ذرائع اور مقاصد شریعہ
مراہمہ	عبوری دور میں تمویل کا جائز ذریعہ	حقیقت میں سودی قرض کا حیلہ
KIBOR کا استعمال	محض پیمانہ، عقد پر اثر انداز نہیں	معاشی ثمرات کی مماثلت کی بنا پر ناپسندیدہ
مقصد	موجودہ نظام کی اسلامائزیشن	خالص اسلامی معاشی ڈھانچے کا قیام

6.2- سفارشات (Recommendations)

- آرٹیکل کے تجزیے کی روشنی میں اسلامی مالیاتی صنعت کی اصلاح کے لیے درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں
1. شرکائی نظام کی طرف منتقلی: اسلامی بینکوں کو چاہیے کہ وہ مراہمہ، اجارہ، قرض پر مبنی عقود سے بتدریج نکل کر مشارکہ اور مضاربہ (نفع و نقصان کی شراکت) کو اپنائیں تاکہ دولت کی منصفانہ تقسیم کا اسلامی مقصد حاصل ہو سکے۔
 2. آزاد بیٹھ مارک کی تیاری: کابور (KIBOR) کے بجائے اسلامی بینکوں کو اپنا ایک آزاد اسلامی معاشی انڈیکس "تیار کرنا چاہیے جو حقیقی تجارتی نفع پر مبنی ہو۔
 3. شفافیت اور شرعی آڈٹ: تاخیر پر لیے جانے والے جرمانے (Charity) کی رقم کے استعمال میں مکمل شفافیت ہونی چاہیے اور اس کے لیے آزاد شرعی آڈٹ کا نظام مزید سخت کیا جائے۔
 4. عوامی آگاہی: علماء اور معاشی ماہرین پر مشتمل مشترکہ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں جو عوام کو اسلامی بینکاری کی حقیقت اور اس کی حدود سے آگاہ کریں۔

خلاصہ

اس تحقیق کا بنیادی خلاصہ یہ ہے کہ مفتی محمد تقی عثمانی اور حافظ عبدالسلام بھٹوی کے درمیان منہج کا اساسی فرق پایا جاتا ہے۔ مفتی تقی عثمانی "عبوری دور" اور "فقہی گنجائش" کے قائل ہیں، جس کی بنیاد پر وہ مراہمہ، اجارہ اور کابور (KIBOR) کو بطور انڈیکس قبول کرتے ہیں۔ اس کے برعکس حافظ عبدالسلام بھٹوی "سد ذرائع" اور "مقاصد شریعہ" کی بنیاد پر ان مصنوعات کو مسترد کرتے ہیں، اور انہیں ربا کا حیلہ قرار دیتے ہیں، خاص طور پر مشروط وعدوں اور تاخیر پر جرمانے (Charity on default) کے حوالے سے ان کی تنقید بہت کڑی ہے۔ یہ تحقیقی آرٹیکل سفارش کرتا ہے کہ اسلامی بینکاری کو قرض پر مبنی تمویل سے نکال کر نفع و نقصان کی شراکت (مشارکہ و مضاربہ) پر استوار کیا جائے اور ایک آزاد اسلامی معاشی انڈیکس تیار کیا جائے۔

7- مصادر و مراجع

1. بالا کوٹی، رفیق احمد، "مروجہ اسلامی بینکاری اور جمہور علماء کا موقف"، ماہنامہ محدث، لاہور، اپریل (40-35 2009)
2. بھٹوی، عبدالسلام، اسلامی معیشت اور جدید بینکاری کے مسائل، لاہور، دارالاندلس، 2015
3. عثمانی، محمد تقی، اسلام اور جدید معاشی مسائل (جلد اول و دوم)، لاہور، ادارہ اسلامیات، 1442ھ
4. عثمانی، محمد تقی، غیسر سودی بینکاری، متعلقہ فقہی مسائل کی تحقیق اور عملی طریق کار کی تفصیل، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، 2010
5. قدامہ، عبداللہ بن احمد بن محمد (علامہ)، المغنی، جلد 6، ریاض، دار عالم الکتب، (ب۔ت)
6. Ayub, Muhammad. Islamic Banking and Finance: Theory and Practice. Karachi: State Bank of Pakistan, 2002.

Shaikh, Salman Ahmed. "Islamic Banking in Pakistan: A Critical Analysis." Munich Personal RePEc .7

Archive, MPRA Paper No. 42497 (July 2012): 1-21.

Usmani, Muhammad Taqi. An Introduction to Islamic Finance. Karachi: Maktaba Ma'ariful Quran, 2004. .8